جاوید احمد غامدی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورة البقرة

(۵۷)

(گزشتہ سے پیوستہ)

مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ، فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ، وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ، وَاللّٰهُ وَاسِعٌ

(ہدایت و ضلالت کے معاملے میں اللہ کا طریقہ یہی ہے۔ اِس لیے یہ نہیں مانتے تو اِنھیں چھوڑو اور تم اچھی طرح سمجھ لو کہ) اللہ کی راہ میں[۶۹۸] اپنے مال خرچ کرنے والوں کے اِس عمل کی مثال اُس دانے کی ہے جس سے سات بالیں نکلیں، اِس طرح کہ ہر بال میں سو دانے ہوں۔ اللہ (اپنی حکمت کے مطابق) جس کے لیے چاہتا ہے، (اِسی طرح) بڑھا دیتا ہے[۶۹۹] اور (حقیقت یہ ہے کہ) اللہ بڑی وسعت والا ہے، وہ ہر چیز

[۶۹۸] اصل میں 'فی سبیل اللّٰہ' کے الفاظ آئے ہیں۔ یہ قرآن کی ایک اصطلاح ہے جس کے تحت وہ سب کام آتے ہیں جو دین کی خدمت اور لوگوں کی فلاح و بہبود کے لیے کیے جائیں۔

[۶۹۹] اِس مضمون کی وضاحت مسلم کی ایک حدیث (رقم ۱۱۵۲) میں بھی ہوئی ہے۔ بیان کیا گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نیکی کا بدلہ دس گنے سے لے کر سات سو گنے تک ہے۔ استاذ امام لکھتے ہیں:

"...یہ فرق ظاہر ہے کہ عمل کی نوعیت، عمل کے زمانے اور عمل کرنے والے کے ظاہری و باطنی حالات پر مبنی ہوگا۔ اگر ایک نیکی مشکل حالات اور تنگ وسائل کے ساتھ کی گئی ہے تو اُس کا اجر زیادہ ہوگا اور اگر ایک نیکی آسان حالات اور کشادہ وسائل کے ساتھ کی گئی ہے تو اُس کا اجر کم ہوگا۔ پھر نیکی کرنے والے کے احساسات کا بھی اُس پر اثر پڑے گا۔ ایک نیکی پوری خوش دلی اور پورے جوش و خروش کے ساتھ کی گئی ہے اور دوسری سرد مہری اور نیم دلی کے ساتھ۔ ظاہر ہے کہ دونوں کے اجر و ثواب میں بھی فرق ہوگا۔" (تدبر قرآن ۱/ ۶۱۳)

عَلِيْمٌ ﴿۲۶۱﴾ اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ، ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ مَآ اَنْفَقُوْا
مَنًّا وَّلَآ اَذًى ، لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ، وَ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ
يَحْزَنُوْنَ ﴿۲۶۲﴾ قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّ مَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ يَّتْبَعُهَآ اَذًى ، وَاللّٰهُ
غَنِيٌّ حَلِيْمٌ ﴿۲۶۳﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى ،
كَالَّذِيْ يُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ ، وَ لَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ، فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ

سے واقف ہے[۷۰۰]۔ جو لوگ اللہ کی راہ میں اپنے مال خرچ کرتے ہیں، پھر جو کچھ خرچ کیا ہے، اُس کے پیچھے نہ احسان جتاتے ہیں، نہ دل آزاری کرتے ہیں[۷۰۱]، اُن کے لیے اُن کے پروردگار کے ہاں اُن کا اجر ہے اور اُنھیں (وہاں) کوئی اندیشہ ہے اور نہ وہ کوئی غم کھائیں گے[۷۰۲]۔ ایک اچھا بول اور (ناگواری کا موقع ہو) تو ذرا سی چشم پوشی اُس خیرات سے بہتر ہے جس کے ساتھ اذیت لگی ہوئی ہو۔ اور (تمھیں معلوم ہونا چاہیے کہ اِس طرح کی خیرات سے) اللہ بے نیاز ہے۔ (اِس رویے پر وہ تمھیں محروم کر دیتا، لیکن اُس کا معاملہ یہ ہے کہ اِس کے ساتھ) وہ بڑا بردبار بھی ہے۔ ایمان والو، احسان جتا کر اور (دوسروں کی) دل آزاری کر کے اپنی خیرات کو اُن لوگوں کی طرح ضائع نہ کرو جو اپنا مال لوگوں کو دکھانے کے لیے خرچ کرتے ہیں اور وہ نہ خدا پر ایمان رکھتے ہیں اور نہ قیامت کے دن کو مانتے ہیں۔ سو اُن کی مثال ایسی ہے

---

[۷۰۰] لہٰذا اللہ کے وعدوں کو اپنی تنگ دامانی پر قیاس نہ کرو اور اپنے اجر پر مطمئن رہو۔ اللہ کے خزانے لامحدود ہیں۔ وہ جس کو جتنا چاہے کسی نیکی کا اجر دے سکتا ہے۔ تمھارا کوئی عمل بھی اُس سے چھپا ہوا نہیں ہے۔ چھوٹی، بڑی اور پوشیدہ یا علانیہ جو نیکی تم کرو گے، وہ اُس کے علم میں رہے گی۔

[۷۰۱] یعنی کم ظرفوں کی طرح کسی کو کچھ دے کر طعن و تشنیع اور توہین و تحقیر کا نشانہ نہیں بناتے۔

[۷۰۲] یہ جنت کی تعبیر ہے اور استاذ امام کے الفاظ میں یہاں اِس تعبیر میں ایک لطیف اشارہ اِس بات کی طرف بھی ہے کہ انفاق کرنے والے اِس جنت کے سزاوار اِس لیے ٹھیریں گے کہ نہ تو خدا کی راہ میں خرچ کر کے اُنھوں نے کبھی اِس بات کا غم کیا کہ کیوں خرچ کر دیا اور نہ کبھی شیطان کے ڈراووں سے متاثر ہو کر مستقبل کے اندیشوں میں مبتلا ہوئے کہ کل کیا کھائیں گے۔ اُن کے اِس حوصلے کے صلے میں خدا اُن کو سات سو گنے تک اجر بھی دے گا اور وہ بہشت بھی جو ماضی اور مستقبل، دونوں طرف سے اُنھیں مطمئن کر دے گی۔

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ، فَاَصَابَهٗ وَابِلٌ، فَتَرَكَهٗ صَلْدًا، لَا يَقْدِرُوْنَ عَلٰى شَیْءٍ
مِّمَّا كَسَبُوْا، وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۶۴﴾

کہ ایک چٹان ہو جس پر کچھ مٹی ہو، پھر اُس پر زور کا مینہ پڑے اور اُس کو بالکل چٹان کی چٹان چھوڑ جائے۔[۷۰۳] (قیامت کے دن) اُن کی کمائی میں سے کچھ بھی اُن کے ہاتھ نہ آئے گا۔ اور (حقیقت یہ ہے کہ) اِس طرح کے ناشکروں کو اللہ کبھی راہ یاب نہیں کرتا۔[۷۰۴] ۲۶۱-۲۶۴

---

[۷۰۳] یہ اُس کسان کی مثال ہے جس نے کسی چٹان پر مٹی دیکھی اور اُس کو زرخیز پا کر کھیتی شروع کر دی، لیکن بارش پڑی اور اُس کے ایک ہی دونگڑے سے ساری مٹی فصل سمیت وادی میں بہ گئی اور نیچے سے بالکل سپاٹ پتھر نکل آیا۔ فرمایا ہے کہ خیرات کے بعد احسان جتانے اور دل آزاری کرنے والوں کی خیرات بھی اِس طرح برباد ہو جائے گی اور آخرت میں اُن کو اُس کا کوئی اجر نہ ملے گا۔ ایمان پر ہونے کے باوجود اُن کا یہ عمل اُسی طرح ضائع ہو جائے گا، جس طرح دکھانے کے لیے خرچ کرنے والے منکروں کے اعمال ضائع ہوں گے۔

[۷۰۴] یعنی اُن کے اعمال کے ثمرات و نتائج تک نہیں پہنچنے دیتا اور دنیا میں بہت کچھ کرنے کے باوجود انجام کے لحاظ سے وہ بالکل نامراد ہو کر رہ جاتے ہیں۔

[باقی]

---

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org